adiha Akber

Test #1 (اسلامیات)

سوال نمبر 2

حضرت محمدؐ پوری انسانیت کے لیے کیسے بہترین نمونہ ہیں۔ وضاحت کریں۔

1- تعارف

ہے میرا یاں حمداں نعتاں لوں وچ نام محمدؐ دا
پیارا اپنے شعر سجانا میں وچ لکھدے نام محمدؐ دا

آپ ہی پوری انسانیت کیلئے ایک بہترین نمونہ ہے آپ نے جو کہا وہ اپنے اعمال سے کر کے دکھایا۔ آپ کے قول و افعال میں تضاد کبھی نظر نہیں آتا۔ زندگی کا کوئی حصہ ہو چاہے وہ سیاسی، سماجی، معاشرتی یا معاشی ہر ایک میں ہمیں آپ جیسا کوئی بہترین مثال نظر نہیں آتی۔ آپ ایک بہترین سفارت کار تھے اپنی سفارت کاری کے ذریعے نہ صرف عرب کے اندر مختلف شہر کے لوگوں گورنروں کو خطوط ارسال کیے بلکہ عرب کے باہر بھی اپنے قول و افعال سے مختلف بادشاہوں سے اچھے تعلقات بنائے اور اسلام کو فروغ دیا۔ اس کے علاوہ آپ نے خاندانی تعلقات قائم کرنے کے طریقے اپنی زندگی گزار کے طریقے سکھائے آپ ایک بہترین باپ جنہوں نے اپنی بیٹی حضرت فاطمہؓ سے حضرت علی بیٹے رشتہ طے کرنے سے پہلے دریافت کیا اور حضرت خدیجہؓ کے ساتھ تعلق ایک شوہر کے بہترین مثال ہیں آپ اپنی ازدواجی معاشرتی مذہبی اور معاشی معاملات میں حضرت خدیجہ سے مشورہ کرتے اور اپنے اعمال سے ثابت کیا کہ میاں بیوی ایک دوسرے کا لباس ہیں۔ آپ کی زندگی سے آج کے مسلمانوں کے لیے بہت سی مثالیں ہیں جیسے آپ نے غزوہ بدر میں 313 صحابہ کے ساتھ کو فتح حاصل کی اور جنگی

ہماری سے غزوہ احد میں منافقات کے ساتھ دور فتح حاصل
کی آپ ﷺ نے فتح مکہ کے موقع پر عام معافی
کے ذریعے امن کی ایک بہترین مثال قائم
کی اور اپنے دشمن کو معاف کر کے امن و سلامتی
کی فضا قائم کی۔ سود کا خاتمہ کر کے معاشرے
سے برائی کو ختم کیا اور زکوۃ کا نظام دے کر
غریب کی داد رسی کی۔ آپ ﷺ بطور معلم
معلم ہمارے لیے ایک بہترین مثال ہیں اور
اپنی زندگی سے علم حاصل کرنے کی ترغیب
دی اور [illegible] آپ
کی زندگی پوری کی پوری قرآن کا ترجمان
ہے ہمیں آپ کی زندگی سے ہر میدان میں رہنمائی
ملتی ہے۔ جس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ آپ
ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔

آپ ﷺ بحیثیت نمونہ

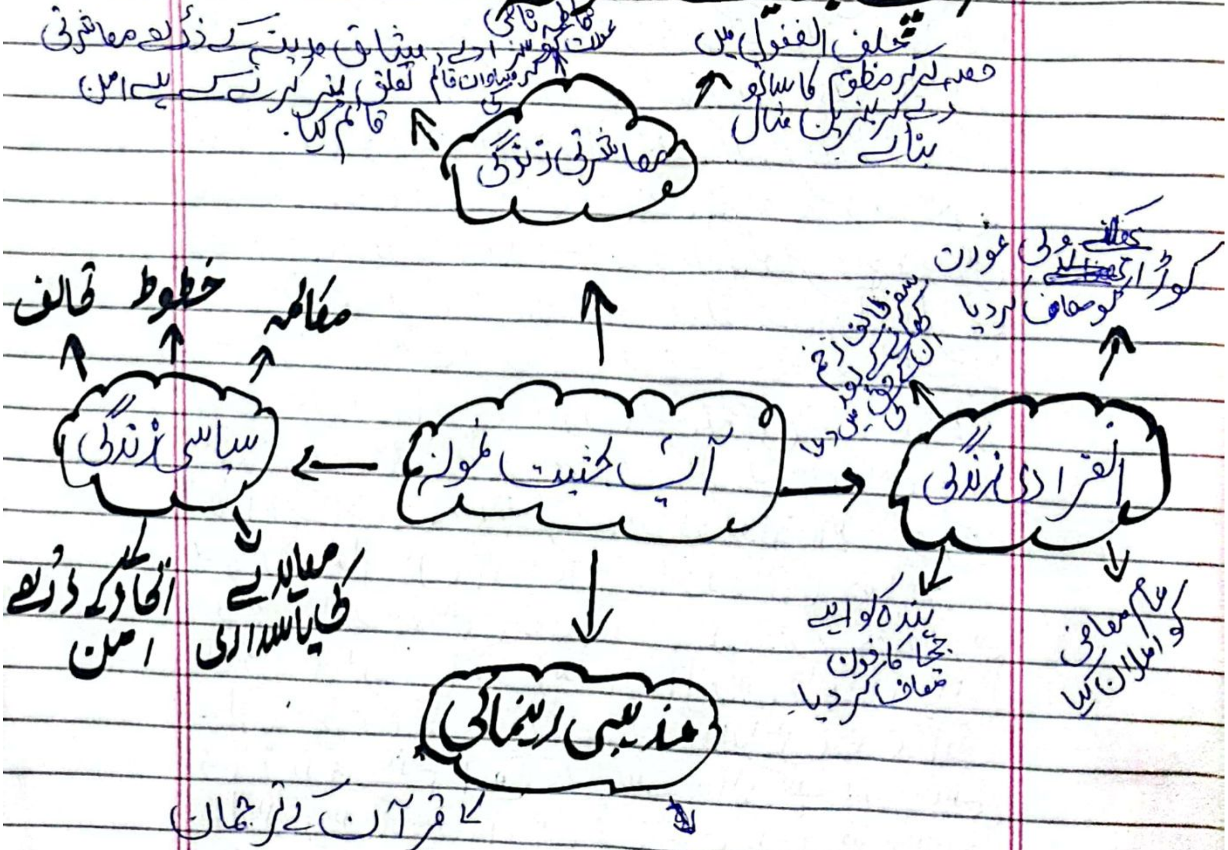

3 آپ بحیثیت معلم بہترین نمونہ:

آپ کی پیدائش کے وقت 17،18 لوگ تھے جو پڑھنا اور لکھنا جانتے تھے اور جاہلیت کی وجہ سے لوگ ایک دوسرے کی جان کے دشمن بنے ہوئے تھے آپ نے آ کر اس معاشرے میں امن قائم کیا۔ **پہلی وحی کی پانچ آیات** تعلیم حاصل کرنے کی ترغیب دیتی ہے۔ آپ نے فرمایا **بے شک مجھے معلم بنا کر بھیجا گیا ہے۔** آپ نے عالم کے درجات بلند کر دیے اور فرمایا

علم حاصل کرو خواہ تمہیں چین کیوں نہ جانا پڑے۔

اور اپنی زندگی میں پہلی یونیورسٹی **صفہ** کے نام پر قائم کر کے ایک استاد نے بہترین مثال قائم کی۔

آپ نے اپنے طرز عمل سے بتایا کہ ایک استاد کو چاہیے کہ وہ مخاطب کی سطح کے معیار کو ذہن میں رکھ کر تعلیم دے۔ اور ایک عالم کے احترام کیلئے فرمایا۔

اچھی بات سکھانے والا ایسا شخص ہے جس کے لیے کائنات کی ہر شے مغفرت طلب کرتی ہیں یہاں تک کہ سمندر کی مچھلیاں بھی۔

اور فرمایا **علماء وارثین انبیاء ہیں۔** اور طالب علم کے لیے ضروری ہے کہ وہ علم نافع حاصل کریں اور اپنے معاشرے میں اہم کردار ادا کریں۔ ایک ریاست کو سمجھتے ہوئے اپنے بچوں کی تعلیم کا انتظام قائم کریں اور فرمایا کہ **ریاست کو پیشہ ور معلم چاہیے۔**

اور آج ہم دیکھتے ہیں کہ ترقی یافتہ قومیں اپنے علم کی وجہ سے ہی دنیا میں

میں درج کرتی ہیں جو بنیادی اور بیس فیصد اپنے
بجٹ کا زیادہ تر حصہ تعلیم پر خرچ کرتے ہیں۔
امریکہ جیسی ورلڈ پاور کا زیادہ تر حصہ تعلیم
پر خرچ کیا جاتا ہے جبکہ پاکستان اپنے بجٹ
کا ۱.۹٪ تعلیم پر خرچ کرتا ہے۔

۹۔ آپ ﷺ بحیثیت سفارتکار بہترین نمونہ

آپ ﷺ ایک بہترین سفارتکار تھے آپ ﷺ کی
زندگی ہمارے لیے سفارتکاری میں رہنمائی
اور رہنمائی فراہم کرتی ہے بلکہ بین الاقوامی
رہنمائی کا بہترین ذریعہ ہے
آپ ﷺ نے بطور سفارتکار مختلف جنگوں
میں کم تعداد کے باوجود میدان فتح کیا
غزوہ خندق میں اپنے صحابہ سے مشورہ کر کے
خندق کھودی اور دشمن کو شکست
دی اور آپ ﷺ کی سیاسی قابلیت غزوہ
خندق میں ہمارے لیے ایک بہترین مثال
ہے جس کو قرآن پاک نے بھی سراہا ہے
یہی پوری سورہ اس غزوہ کے نام پر نازل
کی گئی ہے سورہ احزاب کی
آیات 9-27 پوری غزوہ احزاب کی
حکمت عملی کو بیان کرتی ہیں
اس کے علاوہ فاتح بنا کے لوٹنے
آپ ﷺ نے **فتح مکہ** کے موقع پر اپنے
دشمنوں کو معاف کر کے ایک مثال
قائم کی اور امن سکھایا۔ معاشرے میں
امن قائم کرنا ایک سیاسی حکمران
کی ذمہ داری ہوتی ہے
آپ ﷺ کی سفارتکاری کو آج کا انگریز
بھی مانتا ہے۔ **منٹگمری واٹ کے مطابق**
آپ ﷺ کی قیادت میں **82 جنگیں ہوئی اور**
1058 لوگ مارے گئے مسلمان اور کفار
کو ملا کر۔ اور اتنی بڑی سلطنت اور حکمت عملی

کئی نبی خلق [illegible]

5- آپ ﷺ بحیثیت سیاسی رہنما

آپ ﷺ کی زندگی ہمارے لیے ایک بہترین مثال رہی ہے آپ ﷺ نے بطور سیاسی فرد ایسی مثالیں قائم کی جس پہ چل کر آج کا سیاستدان اپنے ملک اور قوم کو ترقی یافتہ بنا سکتا ہے۔ نبوت کے بعد آپ ﷺ کو قریش مکہ نے ہر قسم سے ستانے کی کوشش کی۔ آپ ﷺ کی زندگی ہمیں اپنانی چاہیے کیونکہ آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کے سلسلے میں فتح حاصل کی آپ ﷺ نے اپنے حسن سلوک اور اپنی حکمت عملی سے مخالف یا دشمنوں کے ساتھ تعلقات استوار کیے۔ اور مسلمانوں کے لیے نئے راستے کھولے اور عرب میں قریش مکہ اور طائف والوں کو صاف کر دیا۔ آپ ﷺ نے جنگ میں لوٹ کھسوٹ کو منع کیا اور اچانک غفلت میں حملہ کرنے سے گریز کیا۔ یہود اور عیسائیوں کو حملہ کرنے سے منع کیا اور خطوط اور طائف کے لوگوں سے سیاسی تعلقات قائم کر کے تجارت کے راستے کھولے۔

آپ ﷺ نے **میثاق مدینہ** کے ذریعے مدینہ کو دارالامن قرار دیا اور یہود کو معاہدے کے ذریعے ریاست کا حصہ بنایا۔ اور بیرونی خطرات سے محفوظ کرنے کے لیے قریش مکہ کے ساتھ **صلح حدیبیہ** کی اور بظاہر غلط شرائط کو قبول کیا کیونکہ لگا کر آپ ﷺ نے مسلمانوں کے خلاف نظر آتی تھی لیکن بعد میں مسلمانوں کے حق میں اچھی ثابت ہوئی۔

آپ ﷺ کی انفرادی زندگی بہترین نمونہ

آپ ﷺ کی زندگی ہر شعبے میں انسان کی رہنمائی کرتی ہے۔ زندگی کا کوئی شعبہ ایسا نہیں جس میں آپ ﷺ نے ہمیں عملی نمونہ پیش نہ کیا ہو۔

آپ ﷺ نے معاشرے میں مساوات قائم کی اور مہاجرین و انصار کو اکٹھا کیا۔

آپ ﷺ صادق و امین کے لقب سے مشہور تھے اور یہی اپنے صحابہ کو تلقین کرتے تھے۔ ایک بار ایک صحابی نے آ کر کہا میں نے بہت گناہ کیے ہیں جھوٹ رہا تو آپ ﷺ نے فرمایا

"جھوٹ چھوڑ دو سب چھوٹ جائے گا"

آپ ﷺ نے عفو و درگزر کا درس دیا اور خود اپنے اوپر کوڑا پھینکنے والی عورت کو معاف کر کے نمونہ پیش کیا۔

حرفِ آخر

آپ ﷺ پورے روئے زمین کے لیے بہترین مثال ہیں۔ آپ ﷺ کی زندگی کے ہر میدان میں قرآن کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنا ہے ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے بنی نوع انسان اور اللہ کے بتائے ہوئے طریقوں پر چلنا ہوگا تو دنیا و آخرت میں کامیاب ہوں گے اور قرآن بھی ہمارے بارے میں ارشاد فرماتا ہے **"اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑو"** اور یہی چیز ہمیں آپ ﷺ کی زندگی سے نظر آتی ہے۔

سوال نمبر ۶

زکوٰۃ وصول کرنے کے حقدار کون ہیں؟ اسلامی معاشرے میں اس کی تقسیم سے غربت کیسے دور ہو سکتی ہے

تعارف

وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ

ترجمہ: نماز قائم کرو اور زکوٰۃ ادا کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو۔

قرآن پاک کی اس ایک آیات سے واضح ہوتا
ہے کہ نماز جس کا ذکر قرآن میں 712 بار آیا
اسی کے ساتھ ہی زکوٰۃ کا حکم ہے جس
طرح نماز مسلمانوں پر فرض ہے اور یہ
انسان کے دل کو صاف کرتی ہے اسی
طرح یہی زکوٰۃ معاشرے سے اکٹھا ہونے والی
برائیوں کا خاتمہ کرتی ہے
اسلام ایک بہترین مذہب ہے جس نے
اپنے ماننے والوں کو زندگی گزارنے
کے بہتری اصول مرتب کیے اور ان
سے ہٹ کر چلنے والوں کو سزا
دردناک عذاب کی وعید دی ہے
اسلام نے زکوٰۃ کا نظام متعارف
کروا کر دولت کی منصفانہ تقسیم پر زور
دیا اور غربت سے معاشرے کو
بچایا اور یہ بات سمجھا کر اگر معاشرے
میں دولت کی تقسیم کیا جائے ہو گی
تو معاشرے میں بہت سی کوئی برائی
کی برائیاں خود بخود ختم ہو جائیں
گی۔ زکوٰۃ ادا کرنا اتنا ضروری
ہے جتنا نماز قائم کرنا اور اس کے
فرض ہونے سے آپ کے وصال کے بعد

منکرین زکوۃ کے خلاف حضرت ابو بکر صدیق
نے جہاد کیا اور عزیمت کے ساتھ ان کے
خلاف اقدامات کئے ان کا یہ عمل ان
کی عظمت کا عملی ثبوت ہے کہ ان کے وقت
کسی کو بھی زکوۃ لینے والا نہیں رہا تھا
مگر آپ نے ان کی زکوۃ کے حقدار کو بھی
واضح کر دیا [illegible]

2۔ سورۃ توبہ میں زکوۃ کے مصارف کو بیان کیا گیا ہے۔

زکوۃ تو صرف ان لوگوں کے لئے ہے جو
محتاج اور مسکین ہیں اور جن کے دلوں
کو اسلام سے الفت دی جائے اور (مملوکوں کی)
گردنیں آزاد کرنے میں اور قرض داروں
کو اور اللہ کی راہ اور مسافروں کو یہ حق ہے
(مقرر شدہ) ہے اللہ کی طرف سے
اور اللہ علم و حکمت والا ہے۔

اس آیت مبارکہ میں آٹھ مصارفین
کا ذکر ہو رہا ہے

1) فقراء
2) مساکین
3) عاملین زکوۃ (زکوۃ اکٹھی کرنے والے)
4) مولفۃ القلوب
5) غلام کی آزادی
6) مقروضین
7) فی سبیل اللہ
8) مسافر